



منظر منظر

ایوب صابر

منظر منظر



ایوب صابر

جملہ حقوق محفوظ۔

نام کتاب:	منظر منظر
مصنف:	ایوب صابر
سال اشاعت:	۲۰۱۱ء
کمپیوٹر کمپوزنگ:	کونٹر شیج
چھاپ خانہ:	پرائیٹم پریس
تعداد:	500
قیمت:	200/- روپے

اس کتاب کی طباعت کے لئے جموں و کشمیر کلچرل اکیڈمی سے مالی امداد حاصل کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ظاہر کی گئی آراء سے کلچرل اکیڈمی کا بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں اور نہ اس ضمن میں کلچرل اکیڈمی پر کوئی ذمہ داری عاید ہوگی۔

ایوب صابر
وانہ بل، شکر پورہ، بڈگام
ڈاکخانہ: بی کے پورہ، بڈگام..... ۱۵

انتساب

طالب علموں کے نام

ایوب صابر

۱ —————

وہی مالک کرم کرتا وہی ہے
دلوں سے دور غم کرتا وہی ہے
غموں میں بے بسوں کی بے بسی میں
اگر چاہئے رحم کرتا وہی ہے



۲ —————

جہاں باہوش پیری بادشاہی
وہاں روشن ضمیری بادشاہی
اُسی مولیٰ کی ہے یہ دین ساری
فقیروں کی فقیری بادشاہی

۳

نظا روں کی بہاروں کی یہ دُنیا
سیاروں کی سِتا روں کی یہ دُنیا
سدا روشن ہے بے شک اِس جہاں میں
بھلے ایمانداروں کی یہ دُنیا

۴

گرانی عشق کی دیکھی ہو جس نے
روانی عشق کی دیکھی ہو جس نے
بہادر ہے وہی عاشق بلا شک
جوانی عشق کی دیکھی ہو جس نے

۵ _____

ریاضتِ عالمِ انسانیت ہے
 عبادتِ عالمِ انسانیت ہے
 بڑی سی اک بڑی یہ بات جانو
 سخاوتِ عالمِ انسانیت ہے

۶ _____

سُنے کوئی تو پھر اقرار بھی ہو
 خیا لوں کا صحیح اظہار بھی ہو
 عیاں میری سماجی زندگی میں
 صحیح اخلاق ہو کردار بھی ہو

۷ —————

اگر شک کی بیماری عام ہو گی
 پریشانی بھی جاری عام ہو گی
 کہالت بھی ہو گر وافر جہاں میں
 تُو پھر بے روزگاری عام ہو گی



۸ —————

گیا ماضی تو اب ہو حال ادنیٰ
 بہر صورت تو ہو اقبال ادنیٰ
 چلے عاشق محبت کی گلی میں
 کبوتر کی ہو جیسی چال ادنیٰ

۹—

و فائی کا تو ہم خود جانتے ہیں
جدائی کا تو ہم خود جانتے ہیں
بھلائی کا علم جا نو کسی سے
برائی کا تو ہم خود جانتے ہیں

۱۰—

یہ جاں میں جان ہے محور بشر کا
خرد بے لوٹ ہے جوہر بشر کا
وہی مولیٰ نوازے ہم سبوں کو
ادب اخلاق ہے زیور بشر کا

۱۱

بجا ہر آن ہے بلبَل کی قائم
پیاری جان ہے بلبَل کی قائم
بہاروں میں نظا روں میں تو دیکھو
گلوں سے شان ہے بلبَل کی قائم

۱۲

مسائل میں بھگو لے سچ ہمیشہ
وہ من ہی من میں تو لے سچ ہمیشہ
چلو سُو لی پہ بھی چڑھنا اگر ہو
بہا دُر ہے جو بولے سچ ہمیشہ

۱۳

چمن میں کھل کھلا اک گل بھی ہوگا
 نظر رکھے وہ مالک گل بھی ہوگا
 وہاں پھر شک کی گنجائش ہی کیا ہے
 جہاں گل ہو وہاں بلبُل بھی ہوگا



۱۴

دریں دُنیا اسے باشان بھیجا
 صرف چند دن کا ہی مہمان بھیجا
 اُسی مولیٰ نے پھر دانے بکھیرے
 اکھٹا کرنے کو انسان بھیجا

۱۵ _____

مصائب میں یہ اچھا دوست میرا
 وفا کرنے میں سچا دوست میرا
 کبھی بھی رُوٹھ کے جاتا نہیں ہے
 بڑا ٹینشن ہے سچا دوست میرا



۱۶ _____

بنا نے میں ارا دہ ہو مکمل
 سجانے میں ارا دہ ہو مکمل
 قدم چومے گی تیری کامیابی
 زمانے میں ارا دہ ہو مکمل

۱۷ —————

یہ جینا اور مرنا کام میرا
اُسی مولیٰ سے ڈرنا کام میرا
غرض، دُچار دن کی زندگی میں
جمع تفریق کرنا کام میرا



۱۸ —————

امیری ہو تو سمجھو کم نہیں ہے
غریبی ہو تو سمجھو دم نہیں ہے
میرے دل کی یہ اصلی بات جو ہے
فقیری ہو تو کوئی غم نہیں ہے

۱۹ —————

فسا نے بھی ہوا کرتے ہیں اکثر
 زما نے بھی ہوا کرتے ہیں اکثر
 کہیں بھی عشق کے عالم میں برپا
 بہانے بھی ہوا کرتے ہیں اکثر

۲۰ —————

کرے گا نت نیا ایجاد اپنا
 رہے گا کیوں نہ یہ دل شاد اپنا
 جہاں میں عقل سے جو کام لے گا
 بنے گا خود بخود اُستاد اپنا

۲۱ _____

کہالت ہو نہ ہونے کے برابر
علالت ہونہ ہونے کے برابر
میرے مولیٰ دُعا میری یہی ہے
جہالت ہو نہ ہونے کے برابر



۲۲ _____

صداقت میں سدا زم ہو ارادہ
مکمل ہو مُصمّم ہو ارادہ
یہ ریگستان صحرا اور بنجر
بنے ذرخیز پُر نم ہو ارادہ

۲۳

یہ صابر کی صدا اُس کو پسند ہے
 کوئی بھی ناخدا اُس کو پسند ہے
 جہاں میں بادشاہی سے بھی بڑھ کے
 فقیروں کی ادا اُس کو پسند ہے

۲۴

جو مالک ہے دُعا مانگو اُسی سے
 صحت یا بی سدا مانگو اُسی سے
 درد مندی میں جو لازم ہے پھر بھی
 دوا لے لو شفا مانگو اُسی سے

۲۵ _____

کوئی، مانو یہاں سے دیکھتا ہے
 کوئی شاید وہاں سے دیکھتا ہے
 کرے غلطی اگر تھوڑی سی آدم
 نہ جانے وہ کہاں سے دیکھتا ہے

۲۶ _____

بڑی مست ابتدائی ہے یقیناً
 یہ نازک انتہائی ہے یقیناً
 جہاں یہ انفرادی زندگی ہے
 وہاں یہ اجتماعی ہے یقیناً

۲۷ _____

چُھپی منہ میں یہ دانتوں کی لکیریں
 بنی ابجد سے آنکھوں کی لکیریں
 مجھے لگتی ہیں بالکل ٹیڑھی میڑی
 یہ ماتھے کی یہ ہاتھوں کی لکیریں

۲۸ _____

کہیں بھی اس جہان بحر و بر میں
 زمین و آسمان میری نظر میں
 سوار ہو اگر جلدی ہے لیکن
 مزا کچھ اور ہے پیدل سفر میں

۲۹ —————

کہا کس نے کہ سُستی اب نہیں ہے
 بدن میں تھی وہ چُستی اب نہیں ہے
 بڑھا پے میں جو دھن دولت ہے وافر
 مگر وہ تندرستی اب نہیں ہے



۳۰ —————

عیاں وہم و گُماں ہی ہو رہا ہے
 بدلتا یہ زماں ہی ہو رہا ہے
 سوالوں پہ اگر ہوں گے سوالات
 تو سمجھو امتحاں ہی ہو رہا ہے

۳۱ _____

جہاں آساں وہاں مشکل بھی ہے نا
 کھلونا جیسا میرا دل بھی ہے نا
 ترازو کے ہیں زو پلڑے برابر
 جہاں کلمہ وہاں مہمل بھی ہے نا



۳۲ _____

امیروں کی بھی دُنیا اک الگ ہے
 غریبوں کی بھی دُنیا اک الگ ہے
 بڑھو آگے بڑھو آگے تو دیکھو
 فقیروں کی بھی دُنیا اک الگ ہے

۳۳

زمانہ تھا جو تھوڑا اب کہاں ہے
سواری کا وہ گھوڑا اب کہاں ہے
پلٹ کھا یا عجب ماحول نے جو
بر شیروں کا جوڑا اب کہاں ہے

۳۴

کہا کس نے کہ ہیں نا بوڑھ سارے
دلائل ہیں یہاں موجود سارے
خدا کی دی ہوئی شے ایک ہی ہے
دہی کھاتے ہیں پیتے دودھ سارے

۳۵

جہاں قُدرت جہاں وحدت خُدا کی
وہاں اِنسانیت رحمت خُدا کی
بہارِ گلستاں میں جا کے دیکھو
مہکتے پھول ہیں عظمت خُدا کی

۳۶

تکلم میں بناوٹ ہی بناوٹ
تلفظ میں رکاوٹ ہی رُکاوٹ
میرے مولیٰ مجھے تو نے ہی بخشی
بڑھاپے میں تھکاوٹ ہی تھکاوٹ

۳۷

وہاں اُن با کمالوں کے جہاں میں
 بڑے مُشکل سوالوں کے جہاں میں
 گُزرتے ہیں سبھی دن رات میرے
 میں رہتا ہوں خیالوں کے جہاں میں

۳۸

کرے کیا پھر بلند اعمال کوئی
 کسی کا حق ہو کھائے مال کوئی
 بشر مجبور ہو تو بھی کسی کا
 کرے ہر گز نہ استحصال کوئی

۳۹ —————

کوئی مالک کوئی مہمان بھی ہے
کوئی نادم کوئی باشان بھی ہے
رہیں دونوں اکھٹے اس جہاں میں
کوئی دانا کوئی نادان بھی ہے



۴۰ —————

سو بلبلیں چہکتا گا رہا ہے
گزر تا یہ زمانہ جا رہا ہے
جوا نو تہم زرا ہو شیا ر رہنا
بڑھا پا اب تمہارا آ رہا ہے

۴۱ —————

میرا یہ سر جھکا کر ہی تو بھیجو
 چلو تھوڑا رُکا کر ہی تو بھیجو
 میرے مولیٰ رِزق دیتے ہو سکو
 مگر اب سے پکا کر ہی تو بھیجو

۴۲ —————

یہ دولت ہے یہ دھن ہے اور کیا ہے
 فقط جینے کا فن ہے اور کیا ہے
 بہارِ عشق میں آنسو بہانا
 میرا دیوانہ پن ہے اور کیا ہے

۴۳

کیا وعدہ تو پالا ہو برا بر
 جہاں کا بول بالا ہو برابر
 سراسر ہے یہ دیوالی کا مقصد
 اندھیرے میں اُجا لا ہو برا بر

۴۴

صداقت ہو ودیعت سے بھی بڑھکر
 فسانہ ہو حقیقت سے بھی بڑھکر
 عیاں پھر کیوں نہ ہو روشن ضمیری
 شریعت ہو طریقت سے بھی بڑھکر

۴۵

سنو شیریں بیا نی کی روا نی
 یہ تھوڑی سی جوا نی کی روا نی
 جدا ہے یہ سدا ہے مدعا ہے
 خدا کی مہر بانی کی روا نی

۴۶

جو جائز ہے وہ کرنا ہے یقیناً
 اسی مولیٰ سے ڈرنا ہے یقیناً
 یہ آدم اور یہ مخلوق ساری
 اگر زندہ ہے مرنا ہے یقیناً

۴۷

جئے کوئی وکالت سے تو کیونکر
مرے یونہی کہالت سے تو کیونکر
اصالت ہو اگر اپنی برا بر
ڈرے آدم جہالت سے تو کیونکر

۴۸

پیارے اپنی جاں کو ڈھونڈتا ہے
کسی بھی مہر بان کو ڈھونڈتا ہے
اگر بیمار ہو آدم کبھی بھی
خدا سے پہلے ماں کو ڈھونڈتا ہے

۴۹ —————

یہ اک تحریر جہلم کے کنا رے
میری تقدیر جہلم کے کنا رے
بہاروں سے نظا روں سے متور
میرا کشمیر جہلم کے کنا رے



۵۰ —————

برابر بس برابر بس برابر
چلو بانٹیں گے اب فی کس برابر
سویرے دودھ میں پانی جو ڈالا
کلو تھے پانچ اب ہیں دس برابر

۵۱ —————

جیہی کرنے پہ آتا ہو سویرے
 نیا پیغام لا تا ہو سویرے
 چلو کمزور ہی ”مرغا“ ہوں لیکن
 میں دُنیا کو جگا تا ہوں سویرے

۵۲ —————

کوئی طالب جو ہوتا ہے بخوبی
 وہ بوتا ہے کما تا ہے بخوبی
 قلم کاغذ پہ جب موتی بکھیرے
 حصولِ علم ہوتا ہے بخوبی

۵۳ —————

بھلے اندم سے ہے اپنا اپنا
غرض ہر کام سے ہے اپنا اپنا
گنو، دل میں خدا تو ایک ہی ہے
مگر ہر نام سے ہے اپنا اپنا



۵۴ —————

بہا روں میں کہیں سے گل بھی آیا
سواری کے لئے دلدل بھی آیا
چلی بادِ صبا ہر سو معطر
چمن میں یہ میرا بلبل بھی آیا

۵۵

گزر لوگوں کا بستی میں عموماً
 بسریڑھوں کی پستی میں عموماً
 گھروں میں تھے تھے پیارے پیارے
 جواں رہتے ہیں مستی میں عموماً

۵۶

سراسر بس سراسر بس سراسر
 برابر بس برابر بس برابر
 خرد مندی مجھے بخشی اُسی نے
 ذرا بھر بس ذرا بھر بس ذرا بھر

۵۷ —————

قدر دانی کا بھی ہے ایک عالم
مہربانی کا بھی ہے ایک عالم
سراسر عشق کی دُنیا میں یارو
پریشانی کا بھی ہے ایک عالم



۵۸ —————

بُری اک بات کا ڈر اور ہی ہے
کسی بد ذات کا ڈر اور ہی ہے
اُجا لے میں ہے جو امید قائم
اندھیری رات کا ڈر اور ہی ہے

۵۹ —————

خدا کی شان ہے وحدانیت ہے
 جہاں میں جو عیاں رحمانیت ہے
 ودیعت میں جو آدم کو برابر
 خدا کی ”دین“ یہ انسانیت ہے



۶۰ —————

ریاضت ہو سدا مقبول ہو گی
 عبادت با خدا مقبول ہو گی
 محو ہونا اسی کی بندگی میں
 جھکاؤ میں سر دعا مقبول ہو گی

۶۱ —————

امیروں کو امیری سے نوازا
فقیروں کو فقیری سے نوازا
جہاں میں نیک بندوں کو ہمیشہ
عجب روشن ضمیری سے نوازا



۶۲ —————

ادب سے ہے دبستانوں کی زینت
گل و بلبل گلستانوں کی زینت
سنی میں نے مگر دیکھی نہیں ہیں
یہ پریاں ہیں پرستانوں کی زینت

۶۳

کہیں نا حق چائے لُٹ کیونکر
 جہاں میں کوئی ڈالے پھوٹ کیونکر
 نکتے کا مجھے کہنا نہیں ہے
 بہادر ہو تو بولے جھوٹ کیونکر؟

۶۴

عجب دلکش سویرا ہی سویرا
 یہ چڑیوں کا بسیرا ہی بسیرا
 میرے مولا یہ روشن دن ڈھلے جب
 تو ہوتا ہے اندھیرا ہی اندھیرا

۶۵

کوئی کہہ دو بھروسہ کیا کرے گا
بیچا رہ دم چمن میں کیا بھرے گا
اگر ہڈ ہڈ کی جیسی چونچ ہوگی
تو پھر یہ گل بھی بلبل سے ڈرے گا



۶۶

سدا تقدیر سے نا آشنا ہوں
بھلتے تدبیر سے نا آشنا ہوں
جہاں بسیار ہیں یہ خواب درخواب
وہاں تعبیر سے نا آشنا ہوں

۶۷ —————

یہ صُبح و شام یہ دِن رات اِس کے
 کریں منضبوط دونوں ہاتھ اِس کے
 زمانہ جو گزرتا جا رہا ہے
 چلو ہم بھی چلیں گے ساتھ اِس کے



۶۸ —————

ابد سے ہے عدم کی قدر و قیمت
 جہنم سے ہے جہنم کی قدر و قیمت
 کتابوں میں رسالوں میں درج ہے
 سیا ہی سے قلم کی قدر و قیمت

۶۹

خوشی کا پل ہو روتے ہیں جہاں میں
بہت سارے جو سوتے ہیں جہاں میں
رہے اب بے بہا پیارے خدا کے
فنا فی اللہ بھی ہوتے ہیں جہاں میں



۷۰

کسی کو اک برس تک کی بیماری
کسی کو ہے پڑی ”لک“ کی بیماری
میری مائو تو سب ہو شیا ر رہنا
بڑی سے ہے بڑی شک کی بیماری

۷۱ —————

جو آئے نیند سونا ہے ضروری
خوشی کے آنسو رونا ہے ضروری
مجھے بھاتا ہے پکے آم کھاؤں
تو پھر منہ ہاتھ دھونا ہے ضروری



۷۲ —————

جزا ملتی ہے بدلے میں برابر
قضا ملتی ہے بدلے میں برابر
کرے غلطی اگر آدم کبھی بھی
سزا ملتی ہے بدلے میں برابر

۷۳

عجب دھندا ہے میرا اک برس کا
 کرا یہ ہی صحیح پانپور بس کا
 چلو بوتل میں پانی بند کر لو
 پھٹا پھٹ یوں ملے گا نوٹ دس کا



۷۴

وہ اپنے آپ کھوتا ہے جہاں میں
 کرے غلطی جو روتا ہے جہاں میں
 میرا مطلب ہے جو بیکار بیٹھے
 وہی محتاج ہوتا ہے جہاں میں

۷۵

جہاں میں خوشنما تصویر ہے وہ
 مجاہد راست باتدبیر ہے وہ
 کسی کی بادشاہی میں بلا شک
 شجاعت ہو تو عالمگیر ہے وہ

۷۶

کبھی جیسا بھی ہوتا ہے کہیں تو
 کبھی کیسا بھی ہوتا ہے کہیں تو
 وہاں ویسا بھی ہوتا ہے جہاں میں
 یہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہیں تو

۷۷ —————

کسی بھی اور کو اب ڈھونڈتا ہے
 وہ جنگل مور کو اب ڈھونڈتا ہے
 سر بازار جو کرتا ہے پوری
 وہی بس چور کو اب ڈھونڈتا ہے



۷۸ —————

نہ ہی آنی نہ ہی مانی بیچاری
 نہ رکھتی ہے کوئی ثانی بیچاری
 طلاطم کا سدا عالم بڑھا پا
 جوانی ہے جو دیوانی بیچاری

۷۹ —————

دیانت دار کی شہرت ہے اعلیٰ
 بھلے اخلاق کی دولت ہے اعلیٰ
 وہی بے لوث ہے آدم بلا شک
 کرے جو قوم کی خدمت ہے اعلیٰ



۸۰ —————

دو عالم میں زمین و آسماں میں
 بشر کوئی بھی فانی اس جہاں میں
 سراسر زندگی پائے جھبی تو
 اترتا ہے خدا کے امتحاں میں

۸۱ —————

زمانہ جاہلوں کو ڈھونڈتا ہے
 کہیں سے غاقلوں کو ڈھونڈتا ہے
 دُعا کرتا ہے روتا ہے سراسر
 تو پھر یہ عاقلوں کو ڈھونڈتا ہے



۸۲ —————

ذرا انجان ہے واقعی بہارو
 بشر مہمان ہے واقعی بہارو
 بہلتا ہے کھلونا دیکھ کر ہی
 یہ دل نا دان ہے واقعی بہارو

۸۳—

دریں دُنیا سدا دم دم نبھانا
 ملے قسمت میں جو سرہم نبھانا
 اگر ماٹو تو پھر میری بھی ماٹو
 غنیمت ہے خوشی سے غم نبھانا

۸۴—

میرا ڈرنا خُدا کی مہربانی
 میرا مرنا خُدا کی مہربانی
 دریں دُنیا در آں عَقبا بلا شک
 کرم کرنا خُدا کی مہر نی

۸۵

مزا ہو یا سزا چھوڑو اُسی پر
 بھلی ہو گی رضا چھوڑو اُسی پر
 سدا ہی چا پیئے امداد دنیا
 ملے پھر کیا جزا چھوڑو اُسی پر

۸۶

ریاضت میں بھی مٹ جاتا ہے سارا
 صداقت میں بھی مٹ جاتا ہے سارا
 پگڑ بائے اگر نیت بشر کی
 عبادت میں بھی مٹ جاتا ہے سارا

۸۷ —————

رواں ہو سال ضایع کیوں کریں ہم
 زماں فی الحال ضایع کیوں کریں ہم
 فرش سے، وہ عرش سے دیکھتا ہے
 کسی کا مال ضایع کیوں کریں ہم



۸۸ —————

زرا سو چو عیاں اک راے ذاتی
 مجھے خود کو ہے اچھی بات بھاتی
 زمانے میں سدا اک ڈاکٹر ہو
 نرم دل اور ماہر نفسیاتی

۸۹

چھپانے کے لئے کیا سر نہیں ہے
 میرے معشوق کا کیا گھر نہیں ہے
 وہ آئے اور بیٹھے سب سنبھالے
 میرے سینے میں دل پتھر نہیں ہے

۹۰

دریں دُنیا سدا بس ایک ہی ہے
 در آن عقبا جُدا بس ایک ہی ہے
 میری نیندوں میں یہ سنے ہی سنے
 مگر اپنا خدا بس ایک ہی ہے

۹۱ _____

عیاں یہ دھوپ یہ چھاؤں کی دُنیا
 وسیع ازحد یہ بیناؤں کی دُنیا
 یہ کھٹی اور میٹھی اور کڑوی
 سراسر ہے یہ دا ناؤں کی دُنیا



۹۲ _____

سبوں کو تو نے پالا ہے خُدا یا
 تیرا ہی بول با لا ہے خُدا یا
 سراسر بے کسی میں آج شاید
 مجھے ہی بھول ڈالا ہے خُدا یا

۹۳

سدا خوشخط اگر تحریر ہو گی
عیاں تو خود بخود تصویر ہو گی
کریں گے سوچ کے تدبیر پہلے
تو پھر دیکھیں گے کیا تقدیر ہو گی

۹۴

نیا سکہ وہ جاری کیا کرے گی
چلو چھوڑو بچاری کیا کرے گی
کریکٹر ہو جہاں بے لاگ و بالا
وہاں ایڈس بیماری کیا کرے گی

۹۵

فضیلت ہو تو پیری ہے بلا شک
 بڑھائی باضمیری ہے بلا شک
 ملے گر معرفت کا رِجہاں میں
 وہی اصلی فقیری ہے بلا شک



مختلف البحر



۱ —————

جہاں میں وہ میرا تمھارا ہے کافی
 غموں مشکلوں میں ہمارا ہے کافی
 وفا دوستوں کی جو دیکھی تو پایا
 مجھے بس خدا کا سہارا ہے کافی



۲ —————

حقیقت نہ ہو پھر سنا تے نہیں ہیں
 ادھر کا ادھر وہ بتا تے نہیں ہیں
 خدا کی ہے ان پہ بڑی مہربانی
 فرشتے، غذا کچھ بھی کھاتے نہیں ہیں

۳

دل میں جو آیا بیاں دیتا رہا
 واپسی کیا کچھ زماں دیتا رہا
 زندگی کے دور میں صابر یہاں
 امتحان ہی امتحان دیتا رہا



۴

گیا جو، زمانے کی باتیں نہ کرنا
 یہ بگڑی بنانے کی باتیں نہ کرنا
 اگر پاس بیٹھا ہو نادان دشمن
 تو پھر دل لگانے کی باتیں نہ کرنا

۵

کہانی نصیبوں کی سُنتا ہے کون
 جہاں میں ادیبوں کی سُنتا ہے کون
 امیروں کی سُنتے ہیں سب دل لگا کر
 بچا روں غریبوں کی سُنتا ہے کون

۶

ایک سمت میں تو سمجھو ہاں بھی ہے
 دوسری سمت میں ماٹو نا بھی ہے
 خاص پہلو یہ بھی ہے تصویر کا
 ناطہ رشتہ پھول کانٹے کا بھی ہے

۷

گھر تو اس کا سپنہ ہے یہ جان لو
عشق میں بے کینہ ہے یہ جان لو
عاشقوں کا قول ہے اول سے ہی
دل بہ دل آئینہ ہے یہ جان لو



۸

زندگانی سے ہے قائم زندگی
شادمانی سے ہے قائم زندگی
مان لو سب بس اسی اللہ کی
مہر بانی سے ہے قائم زندگی

۹ —————

اگر دیکھ لیں تُو غریبی نہیں ہے
 خُدا دوستی بس امیری نہیں ہے
 یہ ابجد کا فرہنگ اگر دیکھ لیں ہم
 تُو معنی سے خالی فقیری نہیں ہے

۱۰ —————

دن بُو ڈھلتا ہے مگر دیکھے گا کون
 عشق چلتا ہے مگر دیکھے گا کون
 پیار کے عالم میں بے چارہ بے بس
 دل بھی جلتا ہے مگر دیکھے گا کون

۱۱

خود کو کھونے سے نہیں کچھ فائدہ
 دن کو سونے سے نہیں کچھ فائدہ
 جو کرے ہمت وہی ہے کامیاب
 رونے دھونے سے نہیں کچھ فائدہ

۱۲

دین اُسکی اک بڑا انعام ہے
 شاد رہنا آدمی کا کام ہے
 مُردہ دل غالب پسند کرتا نہیں
 زندگی زندہ دلی کا نام ہے

۱۳

زبان اپنی کھولے بہا دُر وہی ہے
حقیقت جو بولے وہی ہے
مکمل عبادت کے الفاظ پہلے
تراؤ میں تولے بہا دُر وہی ہے

۱۴

جم کے جینا مجھے بھی آتا ہے
کپڑے۔ سینا مجھے بھی آتا ہے
جی چڑا تا ہوں کام سے لیکن
کھا نا پینا مجھے بھی آتا ہے

۱۵

ہو کئے بے گھر ہے ہے کیا آدمی
 لعل ہے جوھر ہے ہے کیا آدمی
 جا نور بے پر ہے ہے کیا آدمی
 کا ن میں آواز آتی ہے میرے
 پھول ہے پتھر ہے ہے کیا آدمی

۱۶

یہ آتا ہے جاتا ہے ڈرتا نہیں
 کسی کا کبھی غم یہ بھرتا نہیں
 سدا ہی روانی میں صاف و شفاف
 زما نہ بہا نہ تو کرتا نہیں

۱۷ —————

عمر کے ایام اُس کے ہیں بہت
چھوٹے موٹے کام اُس کے ہیں بہت
صاف مطلب کوئی بتلا دو مجھے
ایک ہے جو نام اُس کے ہیں بہت



۱۸ —————

زمین آسمان میری سُنتا نہیں ہے
کوئی پاسبان میری سُنتا نہیں ہے
سبوں کی جو سُنتا ہوں میں دل لگا کر
میری داستاں کوئی سُنتا نہیں ہے

۱۹

یہ ویراں بیاباں وہی جانتا ہے
 یہ رنگیں گلستاں وہی جانتا ہے
 یہ خوش رُوحین میں خزاں جس نے دیکھی
 بہا ر بہا راں وہی جانتا ہے

۲۰

بھاگے کوئی عذاب ہی سمجھو
 یا تُو اُلٹا جوا ب ہی سمجھو
 نا کسی کا سُو فقط دل کی
 دِل ملا نا ثواب ہی سمجھو

۲۱ —————

ز میں پر پڑے جو ہیں کوتاہیوں میں
 عیاں کچھ چُھپے کچھ ہیں پر چھائیوں میں
 عجب اور مخلوق بھی جا کے دیکھو
 چُھپی ہے سمندر کی گرائیوں میں



۲۲ —————

خوشی سے پلائے غلامی نہیں ہے
 کسی کو کھلائے غلامی نہیں ہے
 بُرائی کہا لت وضع چھوڑ کر سب
 نکما کر جو کھائے غلامی نہیں ہے

۲۳

یہ طوفاں یہ لہریں سنبھلتی سبھی ہیں
 گرم ٹھنڈ ہوائیں جو چلتی سبھی ہیں
 امیروں کی دُنیاں میں محفوظ حر ہے
 غریبوں کی دُنیا میں چلتی سبھی ہیں

۳۴

اِسی سے طبیعت ملائم سدا ہے
 یہ شرم و حیا بھی تو دائم سدا ہے
 اگر روشنی ہو برابر برابر
 تو آنکھوں میں پہچان قائم سدا ہے

۳۵ —————

وہ دیتا ہے روزی کما تا ہوں میں بھی
یہ دن کشمکش میں نبھاتا ہوں میں بھی
سویرے یہ سؤ رنج نکلتا ہے جب ہی
نئی زندگی روز پاتا ہوں میں بھی

۳۶ —————

با خدا ہر دم ہمارے ساتھ ہیں
رات دن پیہم ہمارے ساتھ ہیں
سوچ کرنے کی ضرورت اب نہیں
با وفا جو غم ہمارے ساتھ ہیں

۳۷

گلاؤں میں جیسے یہ یو ہے سدا
 جہاں میں عیاں ہو ہو ہے سدا
 خدا کو آنسو دیکھتا میں نہ ہوں
 خدا کی مگر رو برو ہے سدا

۳۸

اُجالا ہو دن یا سیاہ رات ہو گی
 چلو بعد میں آپسی بات ہو گی
 غنیمت ہے دل ہی بہل جائے تھوڑا
 ملے خط تو نصف املا قات ہو گی

۳۹ —————

غلط ہو سٹو ایسے حد سے نہ گزرو
 ملے نا کوئی نیک بد سے نہ گزرو
 عرض اُور اک بات ہے ساتھ میں ہی
 کبھی دوستی میں بھی حد سے نہ گزرو



۴۰ —————

گلہ ہو کوئی تو نبھاتے چلو
 پرائیوں کو اپنا بناتے چلو
 ذرا آزماؤ بھی دو تین بار
 کسی کے تو پھر گیت گاتے چلو

۴۱

ہو کہیں کچھ ذرا بھی دکتا ہے
 دل محبت بھرا بھی دکتا ہے
 مشکلوں میں خدا بچائے جو
 نیلا نیلا ہرا بھی دکتا ہے

۴۲

یہ من مانیاں پھر رہیں گی کہاں
 یہ پر چھائیاں پھر رہیں گی کہاں
 دلوں میں اگر ہم جگہ ہی نہ دیں
 پریشا نیاں پھر رہیں گی کہاں

۴۳

سَوَ ظالموں کی غذا تو یہی ہے
یہاں جاہلوں کی غذا تو یہی ہے
یہ کارندہ کھاپی کے جو چھوڑتا ہے
سدا کاہلوں کی غذا تو یہی ہے



۴۴

جواں ہے بڑھاپے سے ڈرنا نہیں ہے
کسی کی یہ پروا تو کرتا نہیں
بڑھاتا میں تھوڑی بہت دوستی اب
زمانہ تو پل بھر ٹھہرتا نہیں ہے

۴۵

گلے شکوے ، کرتے فراموش رہنا
 سدا جوش میں یار با ہوش رہنا
 سلیقہ اگر بات کرنے کا نہ ہو
 تو محفل میں بہتر ہے خاموش رہنا

۴۶

دردوں کو چرنا تو آتا نہیں ہے
 ظلم ہو چرندوں کو بھاتا نہیں ہے
 رہی اب یہ پرواز کرنی کی عظمت
 پرندوں کو کوئی سکھاتا نہیں ہے

۴۷ —————

جہاں میں یہ شیریں بیاں مانگتے ہیں
کہیں یہ زمیں آسماں مانگتے ہیں
وہ دانا و پنا سمجھتا ہے فوراً
اشاروں سے جو بے زباں مانگتے ہیں



۴۸ —————

جہاں دن وہاں رات ہوتی ہے اپنی
یہ ہر ذات کی ذات ہوتی ہے اپنی
صحیح غرض و غایت اگر جان لیں ہم
ہر اک بات کی بات ہوتی ہے اپنی

۴۹

فاضلوں کا پاسباں سالم وہی
 عالموں کا بے بہا عالم وہی
 با خبر رہنا سدا اس راز سے
 ظالموں کا ہے بڑا ظالم وہی



۵۰

عمل داستانوں کی ہے عارضی
 عمارت بہانوں کی ہے عارضی
 بڑھا پا کم از کم تو ہے مستقل
 جوانی جوانوں کی ہے عارضی

۵۱ —————

جہاں میں یہ خائوں خیالوں کی دُنیا
وہاں وہ جوا یوں سوالوں کی دُنیا
فقیری میں رہ کر خُدا ڈھونڈتے ہیں
بہا دُر یہ ہے با کمالوں کی دُنیا



۵۲ —————

میرے سر جو ہوگا ملے گا ضرور
مقرر جو ہوگا ملے گا ضرور
یہ محنت مشقت تو ہے لا زمی
مقرر جو ہو گا ملے گا ضرور

۵۳

زمانے میں رنگیں زماں بھی جو دیکھے
 بڑھاپے میں آدم، جواں بھی جو دیکھے
 رہے یہ تراؤ کے پلڑے برا بر
 بہاریں بھی دیکھیں خزاں بھی جو دیکھے

۵۴

عشق کا کہے، بس تمنا ہے میری
 یہ دریا بہے بس تمنا ہے میری
 سلامت ہو مخلوق ساری کی ساری
 خدا خوش رہے بس تمنا ہے میری

۵۵

انہوت سدا ہو محبت سدا
خیا لوں کو میرے بلو غت سدا
علاوہ ازیں بس دُعا ہے مری
خُدا یا ہو دل کی حسرت سدا

۵۶

جو سُنے اشعار رونق ہے وہی
با دُفا ہو یا ر رونق ہے وہی
صبر صابیر روز اپنا تے ہوئے
نیک ہو کردار رونق ہے وہی

۵۷

ہو سہا فی یہ فہما تو غم نہیں
 ان بزرگوں کی دعا تو غم نہیں
 مشکلوں میں مرحلوں میں بر وقت
 مہر باں جب ہو خدا تو غم نہیں

۵۸

علم جو پڑھائے بہا دُر وہی ہے
 یہ چینا سکھائے بہا دُر وہی ہے
 بڑھائے تعاؤن سدا دوستی کا
 رزق خود کمائے بہا دُر وہی ہے

۵۹ —————

ریاضت میں یہ باکمالوں کی دُنیا
 خود ہی سے جوابوں سوالوں کی دُنیا
 سُو شاعری کی گراں محفلوں میں
 سیاں ہے یہ خواہوں خیالوں کی دُنیا

۶۰ —————

یہ گمماں دُور ہو تا جا تا ہے
 گل جہاں دُور ہوتا جا تا ہے
 آدمی جب چڑھے پہاڑوں پر
 آسماں دُور ہو تا جا تا ہے

۶۱ —————

جہاں حق ادائی میں ہے بے نیازی
 کسی کی جدائی میں ہے بے نیازی
 جو نو سُو بات مطلب کی اب
 خدا کی خدائی میں ہے بے نیازی

۶۲ —————

مختلف جو ساز ہیں سنطور ہے
 یہ زمانے کا اہم دستور ہے
 اپنے اپنے ہی الگ انداز سے
 آدمی محکوم ہے مجبور ہے

۶۳

جان لو آدھی بھی ہے سالم بھی ہے
 وقت پہ امی بھی ہے عالم بھی ہے
 ہے مَنّا سب اب بھروسہ ہی کریں
 یہ زباں عادل بھی ہے ظالم بھی ہے

۶۴

با اثر ہر آن ہوئی چاہئے
 پیار کی جو شان ہوئی چاہئے
 عشق کے عالم میں بس محبوب سے
 دُو بدن اک جان ہوئی چاہئے

۶۵

راز جو ہے خود بخود وہ مانئے
 قیمتی ہے بات میری جانئے
 بے درنگ چھوٹنے سے کچھ مطلب نہیں
 پھول کو خوشبو سے ہی پہچانئے

۶۶

شاد کرنا جو گلوں کا کام ہے
 پھر چہکننا بلبلوں کا کام ہے
 اِس جہاں میں خود بخود ازمائے
 جھوٹ کہنا بڑوں کا کام ہے

۶۷ —————

زمیں ہے سیئوں کی ہوا ہے سیئوں کی
 زماں ہے سیئوں کا فضا ہے سیئوں کی
 عمل اور نیت جو پوری پر کھ کر
 جزا ہے سیئوں کی سزا ہے سیئوں کی



۶۸ —————

یہ آدم عمل کی جزا جانتا ہے
 برابر خدا کی رضا جانتا ہے
 جو ڈوبے سمندر کی گہرائیوں میں
 وہی ڈوبنے کی سزا جانتا ہے

۶۹

ہیں جس پہ یہ سارے فدا ایک ہی ہے
میرے کہنے کا مدعا ایک ہی ہے
امیروں غریبوں فقیروں سے پوچھو
جہاں میں سیئوں کا خدا ایک ہی ہے



۷۰

چھوڑ ماضی یہ حال کا سوچو
زندگی ہو بحال کا سوچو
حسنِ غمخوار پھر بنو صابر
پہلے اپنے عیال کا سوچو

۷۱ —————

آج ہے باوقار کی آمد
دور سے میرے یار کی آمد
بلبلیں منظر گلستاں میں
ہے یہ بے شک بہار کی آمد



۷۲ —————

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
لکھ کے میرے ہی نام ہوتی ہے
جب میں کتنا ہوں ایک دُور اور تین
عمر یو نہی تمام ہوتی ہے

۷۳

سر ہلانا بھی ایک پہلو ہے
یہ بہانہ بھی ایک پہلو ہے
کام انجام دینا ہمت سے
جی چرانا بھی ایک پہلو ہے

۷۴

اس سفر میں یہ کھیل تو دیکھو
دور سے آتی ریل تو دیکھو
ہم بھی چلتے ہیں اب بھیا ڈرائیور
پہلے گاڑی میں تیل تو دیکھو

۷۵_____

یہ زماں اک خیال ہے بے شک
یہ جواب و سوال ہے بے شک
اس جہاں میں یہ مرنا ہے آساں
زندہ رہنا کمال ہے بے شک



۷۶_____

جو سیکھو کسی کو سکھا نا بھی سیکھو
زمانے میں خود کو بنانا بھی سیکھو
جہاں پیڑ ہم کو گرا نا ہے آتا
وہاں یہ خدا را لگانا بھی سیکھو

۷۷

خواہ مخواہ تکلیف مت دے دو اُسے
جوں تماشا یوں ہی مت لے لو اُسے
یہ بھی اک مخلوق ہے اپنی جگہ
جا نور موزی ہو چھٹرو مت اُسے



۷۸

ہر عمل کا تو ہی دیتا ہے جزا
بے عمل کے حق میں ہے تیری سزا
میرے مولا سردیوں میں تیز دھوپ
گر میوں میں ٹھنڈ ہو میری فضا

۷۹

تیری قدرت کا عیاں اظہار ہو
 اس جہاں میں با وفا اک یار ہو
 آسرا تیرا ہی ہو مولیٰ مجھے
 عمر بھر پھر اپنی ماں کا پیار ہو

۸۰

جیب ہو خالی سٹو بھر لیں گے ہم
 کچھ کما کے شوق سے لیں گے ہم
 دوسروں پہ ہے نظر رکھنی ہی کیا
 کام اپنا ہو تو خود کر لیں گے ہم

۸۱ _____

یہاں ہم نے قدرت جو پائی ہے اُس کی
دلوں میں یہ صورت سجائی ہے اُس کی
بڑھائی میں ہم بھی تو کچھ کم نہیں ہیں
خدا ہے ہمارا خدائی ہے اُس کی



۸۲ _____

کابلوں سے دُور ہی رکھنا مجھے
ظالموں سے دُور ہی رکھنا مجھے
اک عرض ہے میرے مولا اُور بھی
جا بلوں سے دُور ہی رکھنا مجھے

۸۳

دل میں ہو ہیبت ہٹا دو پھر اسے
 یا کوئی نفرت ہٹا دو پھر اسے
 شاد مانی خود بخود آجائے گی
 ہو اگر غربت ہٹا دو پھر اسے

۸۴

ایک جیسے ہیں یہ سارے آج کل
 ٹٹھکتے ہیں یہ تارے آج کل
 سادگی کا وہ زمانہ ہے کہاں
 سب دکھاوٹ کے ہیں مارے آج کل

۸۵

شادماں کوئی ہو روتا ہے یہاں
 دن کو یہ غافل تو سوتا ہے یہاں
 دھوپ میں بارش برستی ہے کبھی
 دیکھ لو ایسا بھی ہوتا ہے یہاں

۸۶

الغرض ساری کی ساری ہے سُو
 زندگی قائم ہمارے ہے سُو
 بس اسی کی ہر حفاظت راتِ دِن
 جان اپنی اپنی پیاری ہے سُو

۸۷

اپنا ہی گھر ہو تو عظمت ہے بحال
 دیر ہو در ہو تو عظمت ہے بحال
 مال دولت سے میرا مطلب نہیں
 دل سمندر ہو تو عظمت ہے بحال

۸۸

ہو رحم جتنا تو اتنا ٹھیک ہے
 ہو کرم جتنا تو اتنا ٹھیک ہے
 عشق کے عالم میں بالکل رو برو
 ہو صنم جتنا تو اتنا ٹھیک ہے

۸۹

آسماں سے وجود میرا ہے
دو جہاں سے وجود میرا ہے
مہر بانی خدا کی ہی سمجھو
میری ماں سے وجود میرا ہے



۹۰

اُسکی عظمت وقار تو دیکھو
میرے دل کا غبار تو دیکھو
اک ترا زو کے یار دو پلڑے
یہ خزاں یہ بہار تو دیکھو

۹۱

اپنا اپنا یہ وہن ہے بے شک
آسمان و زمین ہے بے شک
مہر بانی تیری میرے مولا
تیری قدرت حسین ہے بے شک

۹۲

شانِ قدرت عجیب ہے دیکھو
آدمی خوش نصیب ہے دیکھو
اُسکی حائل اگر ہو خوشنودی
کامیابی قریب ہے دیکھو

۹۳

بادشاہ، نظروں میں یہ منظور ہے
راگ سنتا ہے سدا مسرور ہے
دیکھتے جو ہم ہیں وہ بالکل نہیں
دل کا اپنا ساز ہے سنطور ہے

۹۴

ہر دم زباں ہوشیریں آنکھوں کی بصارت ہو
عالم کو بولنے کی لکھنے کی مہارت ہو
اک راز یہ بھی سن لو مطلب میرا یہی ہے
ہو جب گلوں کی محفل بلبل کی صدارت ہو

۹۵

یہ رحمت ہی رحمت عیاں ما شا اللہ
 یہ وحدت ہی وحدت عیاں ما شا اللہ
 بہر جا بہر سو نرالی نرالی
 خدا کی ہے قدرت عیاں ما شا اللہ

۹۶

کسی کو بھی لے لو چلو اس زماں میں
 جدا ہیں یہ بالکل ادا اور بیاں میں
 رویہ اگر دیکھ لیں نیک و بد کا
 فرق ہے یہ جتنا زمیں آسماں میں

۹۷ —————

یہ عالم یہ انجان خود ہی سنیں گے
 یہ نادان انسان خود ہی سنیں گے
 جہاں میں اگر بات مطلب کی ہو تو
 بچارے یہ دکان خود ہی سنیں گے



۹۸ —————

ٹھلنا اگر ہے ٹھل جاو خود ہی
 غموں سے تو باہر نکل جاو خود ہی
 پریشاں یہ آدم مدد کیا کرے گا
 سنبھلنا اگر ہے سنبھل جاو خود ہی

۹۹

دام پانا ہے رہت دُنیا کی
گُل کھلانا ہے رہت دُنیا کی
کھانا پینا ملے ضروری ہے
آنا جانا ہے رہت دُنیا کی



۱۰۰

عیاں عالموں کی بصیرت تو مانو
سدا یہ شریعت طریقت تو مانو
بحث کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے
اگر کام کی ہو نصیحت تو مانو

۱۰۱ —————

پُر کِشش بے داد ہو میرا وطن
 شاد ہو آباد ہو میرا وطن
 اِس زمیں پہ ہو بہو، جنتِ نظیر
 ہر کسی کو یاد ہو میرا وطن

۱۰۲ —————

سوالات آواز میں ہوں بلند
 جوابات ہر راز میں ہوں بلند
 خود ہی کیوں نہ پائیں گے ہم راہِ راست
 خیالات پرواز میں ہوں بلند

۱۰۳ _____

ایک دُو تین چار کرنا ہے
 کچھ نہ کچھ کا روبرو کرنا ہے
 کیا ملے گا بدل جو آخر پہ؟
 پہلے تو اعتبار کرنا ہے



۱۰۴ _____

اُس کی رحمت ہے بے بہا جانو
 شان و عظمت ہے بے بہا جانو
 مجھ سے کہتی ہے میری لاعلمی
 علم دولت ہے بے بہا جانو

۱۰۵

شادِ مانی یہ رکن کی ہوتی ہے
کوئی کہتا ہے ان کی ہوتی ہے
آتی جاتی ہے پھر اندھیری رات
چاندنی چار دن کی ہوتی ہے



۱۰۶

بات ہو مانی تو رنگِ دیو کہاں
گل جو ہے فانی تو رنگِ دیو کہاں
بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں
صاف ہو پانی تو رنگِ دیو کہاں

۱۰۷

بال چہرہ ہی بس سنوارے جو
 دن کو ڈھونڈے گئے ستارے جو
 رات اُس کی جواں کہاں ہو گی
 موجِ مستی میں دن گرا رہے جو



۱۰۸

شانِ عظمت یہ پانے کی زہنت
 یہ زباں ہے دہانے کی زہنت
 لو بصیرت ہے آنکھ میں آنسوؤں
 دانت ہیں مسکرا نے کی زہنت

۱۰۹ —————

ایک بھائی ٹالتا بھی ہے کہیں
مُشکلوں میں ڈالتا بھی ہے کہیں
سوچ کرنے کی عجب یہ بات ہے
ایک بھائی پالتا بھی ہے کہیں



۱۱۰ —————

آبرؤ عزّت کی سمجھو جان ہے
آدمی کی دُور سے پہچان ہے
اِس بدن پہ صاف سُتھرا ہو لباس
سر پہ پگڑی قُدرتی اِک شان ہے

۱۱۱ _____

بات میں یہ بات جو بھاتی ہے پھر
یار اصلی روپ میں آتی ہے پھر
خاک کی یہ جو بنی مخلوق ہے
خاک میں ہی خاک مل جاتی ہے پھر



۱۱۲ _____

قیمتی دن رات گھو جاتا ہے سب
دوست اپنی ذات گھو جاتا ہے سب
مخلوؤں میں وہ قدر دانی کہاں
بوالہوس اوقات گھو جاتا ہے سب

۱۱۳

زندگی کا سوال ہے دُنیا
 اُس کی قدرت بحال ہے دُنیا
 ایک دُو تین چار دِن بس بس
 مختصر سا خیال ہے دُنیا

۱۱۴

سُو بس خُدا سے ہی دُرتا ہے جو
 جہاں میں صداقت پہ مرتا ہے جو
 وُہی ساتھ دیتا ہے اُس کا سدا
 یہ اپنی مدد آپ کرتا ہے جو

۱۱۵ _____

جوانی میں کب ہو گی شادی میری
بنی کیسے ہے پیاری وادی میری
لطفے فسانے عجب داستان
سُناتی بہت کچھ ہے دادی میری



۱۱۶ _____

دیکھ لیں سارے اگر تو کیا ہوا
میں کڈوں تارے اگر تو کیا ہوا
باپ دادا کا مجھے کہنا نہیں
ماں تھپڑ مارے اگر تو کیا ہوا

۱۱۷ _____

بڑائی ہے اُسکی پہل جو کرے
 جہاں میں سوالات حل جو کرے
 رہے زندگی میں وہی کامیاب
 نصیحت سُنے پھر عمل جو کرے



۱۱۸ _____

ہو میسر جھبی تو پیتے ہیں
 من پسند ہے تبھی تو پیتے ہیں
 تھے مَنے پیارے چھڑے کا
 دودھ جھوٹا سبھی تو پیتے ہیں

۱۱۹ _____

یہاں آنے جانے کا دستور ہے
 کسی بھی گھرانے کا دستور ہے
 پڑے سوچ میں ہیں زمیں آسماں
 گزرنا زمانے کا دستور ہے

۱۲۰ _____

بزرگوں کا کہنا سنیں گے یہاں
 بہا دُر اگر ہم بنیں گے یہاں
 کہوں کیوں نہ ہونگے یہ جھگڑے تمام
 اگر بھائی بھائی رہیں گے یہاں

۱۲۱

وقت آنے پہ یہ سنیں گے بہت
 سنیں گے تو پھر یہ لکھیں گے بہت
 خیالات میں نے اُبھارے ہیں جو
 کبھی سرسری یہ پڑھیں گے بہت

۱۲۲

قوم کی اپنے آن رکھو تم
 جان میں بس یہ جان رکھو تم
 بھائی بھائی رہیں جہاں میں سب
 نو جوانو یہ شان رکھو تم

۱۲۳

اِس زمانے کا یہ طریقہ ہے
 دِن نبھانے کا یہ طریقہ ہے
 مخلوؤں میں بیان ہو شیریں
 دِل لبھانے کا یہ طریقہ ہے

۱۲۴

صاف ماٹو علم کی برکت ہے
 یہ تو نازل خدا کی رحمت ہے
 دن نبھانے محض فقیری میں
 دل میں انصاف ہو تو عظمت ہے

۱۲۵

بے بہا دل بیتاب ہی سمجھو
عشق کا میرے باب ہی سمجھو
راز جانو تو بس حقیقت میں
زندگی میری خواہ ہی سمجھو

۱۲۶

جان میں اُس کی جان اپنی ہے
اُس کی قدرت میں آن اپنی ہے
ہے حقیقت اگر تو سب مانو
بر د باری میں شان اپنی ہے

۱۲۷

جب کبھی بھی سوال روزی ہو
 ہر کسی کا بحال روزی ہو
 رات دن اپنی ہی کمائی کا
 بس میسر حلال روزی ہو



۱۲۸

ہر کسی کی جو ذات ہوتی ہے
 بات میں بھی جو بات ہوتی ہے
 اس جہاں میں یہ دن ہے سورج کا
 چاند کی بھی وہ رات ہوتی ہے

۱۲۹

تھوڑا کھانے کو تھوڑا بونے کو
 کچھ تو پانا ہے کچھ تو کھونے کو
 یہ ازل سے اُسی نے رکھیں ہیں
 دن کمانے کو رات سونے کو

۱۳۰

حد سے زیادہ بھی کوئی ہوتا ہے
 نقلی دادا بھی کوئی ہوتا ہے
 مختلف ہیں مزا ج خود دیکھو
 سیدھا سا دہ بھی کوئی ہوتا ہے

۱۳۱

بس مکمل دھیان سے ہو دوستی
آن اُسکی شان سے ہو دوستی
خوش اگر رکھنا ہے مولا کو سُو
تو بشرِ انسان سے ہو دوستی



۱۳۲

جہاں آپ ہیں تو وہاں ہم بھی ہیں
کہیں حد سے زیادہ کہیں کم بھی ہیں
یہ دن رات چلتے ہیں جو ساتھ ساتھ
جہاں شادمانی وہاں غم بھی ہیں

۱۳۳

یہ لکھنا یہ پڑھنا اگر ہم کو آئے
ذرا آگے بڑھنا اگر ہم کو آئے
سراپا تو پھر عام ہو گی امیری
غریبی سے لڑنا اگر ہم کو آئے



۱۳۴

اک قسم کی حق ادا ئی ہے عیاں
مُشکلوں سے یہ رہائی ہے عیاں
دیکھ لیں جب اس بشرِ انسان کی
نیستی میں ہی بڑائی ہے عیاں

۱۳۵ _____

کیا سوال و جواب کرتا ہے
 یہ تو ظاہر ثواب کرتا ہے
 نیتِ بد کو دُور سے دیکھو
 اپنی نیتِ خراب کرتا ہے

۱۳۶ _____

دل جو مجبور ہوتا جاتا ہے
 چہرہ پر نور ہوتا جاتا ہے
 ہم بھی جتنا چڑھیں بلند ی پر
 آسمان دُور ہوتا جاتا ہے

۱۳۷ _____

یہ زمیں ہے جہاں بھی میرا ہے
 یہ بلند آسماں بھی میرا ہے
 ایک واحد ہے عرشِ اعلیٰ پر
 وہ بڑا پاسباں بھی میرا ہے



۱۳۸ _____

غم بھی ہیں اور شاد مانی ہے
 داستاں میری ہی زبانی ہے
 یہ جو رکھتی ہے کشمکشِ عنوان
 زندگی میری ایک کہانی ہے

۱۳۹ —————

یہ بیاں میں خُدا جو اپنا ہے
 اِس زماں میں خُدا جو اپنا ہے
 اُس جہاں کی فکر ہی کرنی کیا
 ہر جہاں میں خُدا جو اپنا ہے



۱۴۰ —————

راست ہو خُدا و خال تب تو غم نہیں
 خیر سے احوال تب تو غم نہیں
 پھر یہ جنت پھر جہنم کیا کرے
 نیک ہوں اعمال تب تو غم نہیں

۱۴۱ _____

صاف انصاف دل میں لائے جو
کون ہے اپنا نام پائے جو
اس جہاں میں یہ درد مندوں کے
دُکھ درد میں ہی کام آئے جو



۱۴۲ _____

ہو جو اپنا جدا نہیں کرتا
اجنبی سے ملا نہیں کرتا
لقمہ ڈالو تو کھا تا ہے ستا
نا بھی ڈالو گلہ نہیں کرتا

۱۴۳

کچھ نہ کچھ راز ویسے بلی کا
 کیا کہوں میں بھی کیسے بلی کا
 شکل و صورت سے ہم اگر دیکھیں
 شیر دادا ہے جیسے بلی کا

۱۴۴

بڑائی میں اپنی ادا کے لئے
 عیاں ہیں کسی کی سزا کے لئے
 دکھانے کے جو دانت ہاتھی کے ہیں
 وہ ہیں اس کو اپنی دفاع کے لئے

۱۳۵

دور سے ہی یہ اثر پڑتا ہے جو
 آگے آگے دیکھ لو بڑھتا ہے جو
 بیل بیچارہ کرے گا کیا مجھے
 بیل کے سینگوں سے ڈر لگتا ہے جو

۱۳۶

جدا ئی تنفر کا انجام ہے
 ہلاکت تکبر کا انجام ہے
 برابر اسی کے جہاں برعکس
 بھلائی تدبیر کا انجام ہے

۱۳۷

صداقت سے ہر گز ڈرو مت کبھی
اجل سے ہی پہلے مرو مت کبھی
جہالت کا بس ایک بہتر علاج
وہ یہ ہے جہالت کرو مت کبھی

۱۳۸

مانگے جو کچھ دلاؤ جی بھر کے
خود بھی روٹی کھلاؤ جی بھر کے
ہو مُسا فر سدا دُعا دے گا
دودھ پانی پلاؤ جی بھر کے

۱۴۹ _____

تبا ہی کا بدلہ تبا ہی ہے آخر
 بُرا ئی کا بدلہ بُرا ہی ہے آخر
 زمانے میں یہ بھی کبھی بھولنے مت
 بھلا ئی کا بدلہ بھلا ' ہی ہے آخر



۱۵۰ _____

پڑھو تم روا نی یہاں سے وہاں
 عجب اک کہانی وہاں سے یہاں
 فسانے کی صورت میں پھیلی ہوئی
 میری زندگانی کہاں سے کہاں

۱۵۱ _____

نظر آئے عورت کبھی نہ کبھی
 بڑھاپے کی صورت کبھی نہ کبھی
 جوانو یہ رکھو چھڑی ہاتھ میں
 ضرورت پڑے گی کبھی نہ کبھی

۱۵۲ _____

یہ بلند ی یا تو بستی میں یہاں
 رہ رہا ہو جو بھی بستی میں یہاں
 شام کو پچھتاوا ہو گا ہی اُسے
 دن گزارے گا جو مستی میں یہاں

۱۵۳

جہاں میں یہ ہر شے ہے عظمتِ خدا کی
سراسر جو وحدت ہے بر سرِ خدا کی
پیا را یہ بیٹا ہے نعمت ہی نعمت
پیا ری یہ بیٹی ہے رحمتِ خدا کی

۱۵۴

دل میں اُٹھتا ہے سوالوں میں وہی
بے بہا واپس جو ابواں میں وہی
کو ہسا روں کی بڑھاتا شان ہے
رنگ بھرتا ہے گلابوں میں وہی

۱۵۵

ہم ہوئے ہیں جو زیرِ مت کہہ یو
 اک ذرا ہیر پھیر مت کہہ یو
 جان لو خود خدا کی مجلس میں
 دیر ہے جو اندھیر مت کہہ یو

۱۵۶

تیری عظمت ہے ہم بھی تیرے ہیں
 تیری رحمت ہے ہم بھی تیرے ہیں
 ہر جہاں میں عیاں بہر صورت
 تیری وحدت ہے ہم بھی تیرے ہیں

۱۵۷ —————

مدد گار ہر ہر ادا ساتھ ہو
بڑی شان والا خُدا ساتھ ہو
عمیاں کامیابی تو ہو گی ضرور
جہاں وا لِدہ کی دُعا ساتھ ہو



۱۵۸ —————

روا نی میں قُدرت جواں چار سؤ
گلوں بلبلوں میں بیاں چار سؤ
خودی میں بشر خود ہی سمجھے اگر
ہے وحدت کا عالم عیاں چار سؤ

۱۵۹

رنگ لاتا ہے جو خود ہی راستہ
آتا جاتا ہے جو خود ہی راستہ
منزل مقصود پاتا ہے یہ دل
رہ دکھاتا ہے جو خود ہی راستہ

۱۶۰

سود یہ بے سود پاؤں گا ضرور
بُود یا نا بُود پاؤں گا ضرور
دیکھ لو میری یہ ہمت ایک دن
منزل مقصود پاؤں گا ضرور

۱۶۱

جا کے بچپن پھٹ آتا ہے شباب
 پیچ و خم آ کے ہی کھاتا ہے شباب
 لڑتے لڑتے عشق کے طوفان سے
 زندگی میں رنگ لاتا ہے شباب



۱۶۲

رنج و غم طوفان ہے یہ زندگی
 بس اسی میں شان ہے یہ زندگی
 مانگ لو مولا سے یہ خوشحال ہو
 پیاری پیاری جان ہے یہ زندگی

۱۶۳

واقفیت ہو ہر اک انجان کو
 راز ہو معلوم ہر مہمان کو
 میرے مولا تو نے جو پیدا کیا
 دردِ دل کے واسطے انسان کو

۱۶۴

ہمدرد غم خوار کل کے ہیں یہیں
 غزل کے اشعار کل کے ہیں یہیں
 پیارے پیارے نہتے منے آج کے
 قوم کے معمار کل کے ہیں یہیں

۱۶۵

لالہ زاروں کو کرے کوئی شمار
 کو ہساروں کو کرے کوئی شمار
 ہوا گر گنتی تو آئے سا منے
 چاند تاروں کو کرے کوئی شمار

۱۶۶

رنگ لاتے ہیں حسیں چہرے یہاں
 دل لبھاتے ہیں حسیں چہرے یہاں
 بے ثباتی کا یہ عالم دوستو
 آکے جاتے ہیں حسیں چہرے یہاں

۱۶۷

یہ زمین آسمان ہے قائم
 زندگی ، داستان ہے قائم
 دوڑتے بھاگتے زمانے میں
 جان ہے تو جہان ہے قائم



۱۶۸

شادماں میرا یار ہوتا ہے
 پر کبھی اشکبار ہوتا ہے
 زندگی میں خدا کا یہ بندہ
 کشمکش سے دو چار ہوتا ہے

۱۶۹

جنگل مٹا سکتے ہیں ہم
 پانی رُکا سکتے ہیں ہم
 اصلی اگر ہو سامنے
 نقلی بنا سکتے ہیں ہم

۱۷۰

آتی جاتی ہے زندگی میری
 دن بھاتی ہے زندگی میری
 الجھنوں میں یہ ڈال کر مجھکو
 مسکراتی ہے زندگی میری

۱۷۱

یہ زماں اپنا ہو تو پھر غم نہیں
 یہ جہاں اپنا ہو تو پھر غم نہیں
 ٹوٹا پھوٹا گھاس مٹی کا بنا
 آشیاں اپنا ہو تو پھر غم نہیں

۱۷۲

روح کرتی بیدار آتی ہے
 با اثر بار بار آتی ہے
 پھول کھلتے ہیں جب گلستاں میں
 میرے دل کو بہار آتی ہے

۱۷۳

تیرے جو بے شمار ہیں سارے
 میرے بھی دوست یار ہیں سارے
 کوئی کوئی بچا تو ہے لیکن
 نفسیاتی بیمار ہیں سارے

۱۷۴

اک گھرانہ ہو تو سمجھو ٹھیک ہے
 آشیانہ ہو تو سمجھو ٹھیک ہے
 وقتِ آخر جان دینے کیلئے
 کچھ بہانہ ہو تو سمجھو ٹھیک ہے

۱۷۵

فن وہ اپنا دکھا کے لیتا ہے
 خود کو تھوڑا چھپا کے لیتا ہے
 نیک پڑتا ہے جو نبی سجدے میں
 چور جو تا چُرا کے لیتا ہے

۱۷۶

ہو عوامی یہ راج بہتر ہے
 صاف ستھرا سماج بہتر ہے
 ایک کو نخل سفید سونے سے
 آدھ کو نخل اناج بہتر ہے

۱۷۷

دل سے جاؤ بہل گیا وہ دوست
تھوڑا تھوڑا سنبھل گیا وہ دوست
ایک انڈا اُبال کر کھایا
مرغِ سالم نگل گیا وہ دوست

۱۷۸

یہ چھکنا کلامِ بلبُل کا
ہے دُعا و سلامِ بلبُل کا
گلستاں میں گلوں سے گلِ میل کر
صبح گا ہی پیامِ بلبُل کا

۱۷۹ _____

عقل و دانش بحال کس کی ہے
 کوئی دے دے مثال کس کی ہے
 روبرو اُس خدا کے جب ہو نگے
 جھوٹ بولے مجال کس کی ہے



۱۸۰ _____

کیا کہوں کیسی مسرت ہو سدا
 غم ٹٹے ویسی مسرت ہو سدا
 بوڑھے بچوں اور جوانوں کو یہاں
 عید کی جیسی مسرت ہو سدا

۱۸۱

بظاہر دواں ہے دواں ہے ابھی
عمیاں جو زمیں آسماں ہے ابھی
بڑھا پا کہیں سے تو آہی گیا
مگر یہ زمانہ جواں ہے ابھی

۱۸۲

ہو مجلہ کتاب کی جیسی
شان ابجد حساب کی جیسی
قوم کو میرے رب عطا کر دے
سرخ روئی گلاب کی جیسی

چھپی کتابیں

۱۹۷۴ء	ثاکھ کشمیری	۱
۱۹۷۸ء	کتھہ تاپ	۲
۱۹۸۰ء	تارکھنب	۳
۱۹۸۱ء	شرل	۴
۱۹۸۳ء	زخ	۵
۱۹۹۲ء	ل دید	۶
۱۹۹۷ء	گلگند	۷
۱۹۹۷ء	خانہ کور	۸

۱۹۹۷ء	Hundreds In One	۹
۲۰۰۳ء	بشاشت	۱۰
۲۰۰۷ء	رباعیات اردو	۱۱
۲۰۰۷ء	کلام بے نقطہ	۱۲
۲۰۰۹ء	ذواور جہان اور	۱۳
۲۰۱۱ء	منظر منظر اردو	۱۴



Ayub sabir

R/o Wanbal Shan Kerpura

P.O. B. K Pora - 15

منظر منظر